انٹرنیٹ سروسز پروائیڈرز اور دیگر کی انسداد الیکٹرانک کرائمز بل کی مخالفت

قانون نافذ کرنیوالے اداروں کو لامتناہی اختیارات حاصل ہو جائیں گے: ایکشن کمیٹی

اسلام آباد (نوائے وقت نیوز) پاکستان سافٹ ویئر ہاؤسز ایسوسی ایشن (PASHA)، انٹرنیٹ سروسز پروائیڈرز ایسوسی ایشن آف پاکستان (ISPAK)، سول سوسائٹی اور طلباء و طالبات سمیت ماہرین آئی ٹی پر مشتمل ایکشن کمیٹی نے قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی میں منظور ہونیوالے ''انسداد سائبر کرائمز (صفحہ 9 بقیہ 26)

بقیہ مخالفت 26

بل 2015ء'' کی سخت مخالفت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ

اس بل کو قومی اسمبلی میں منظوری کے لئے پیش کرنے سے پہلے اسے عوام کے سامنے پیش کر کے اس پر کھلی بحث کی جائے۔ ایکشن کمیٹی کا کہنا تھا کہ اس مجوزہ بل کو اس صورت میں اسمبلی سے منظور ہونے کے بعد قانون نافذ کرنے والے اداروں کو لامتناہی اختیارات حاصل ہو جائیں گے۔ یہ بل موجودہ صورت میں انٹرنیٹ صارفین، آئی ٹی صنعت، الیکٹرانک میڈیا، تحقیقی اداروں، وکلاء اور پاکستان کے تعلیم یافتہ بالخصوص نوجوانوں کے لئے ایک بھیانک قانون ہوگا۔ ایکشن کمیٹی کے حکام کے مطابق اس بل کو قائمہ کمیٹی سے منظور ہونے تک انتہائی خفیہ رکھا گیا تاہم ایکشن کمیٹی نے اپنے ذرائع سے اس بل کے مسودے کی ایک کاپی حاصل کر لی۔ ایکشن کمیٹی کے مطابق شق 17 اور 18 کے تحت سیاسی یا مزاحیہ تنقید ایک جرم تصور ہوگی، شق 19 کے تحت کوئی بھی شخص جو الیکٹرانک سسٹم کی سیکورٹی کو ٹیسٹ کر رہا ہو، چاہے وہ عملی ہو یا تحقیقی مقاصد کے لئے جرم تصور ہوگا۔ شق 20 کے تحت فیس بک، ٹوئیٹر، بلاک وغیرہ پر فحش اور غیر اخلاقی پیغاموں کو جرم تو قرار دیا گیا ہے لیکن قانون یہ بتانے سے قاصر ہے کہ فحش اور غیر اخلاقی پیغاموں کی تعریف کیا ہوگی۔ اس طرح قانون کے غلط استعمال ہونے کا خدشہ ہے۔ شق 20 سی کے تحت کسی بھی شخص کی اجازت کے بغیر فیس بک یا انسٹا گرام پر اس کی تصویر لگانا جرم قرار دیا گیا ہے۔ شق 21 کے تحت کسی بھی شخص کو اس کی اجازت کے بغیر ای میل بھیجنا بھی ایک جرم تصور ہوگا۔ شق 21 بی کے تحت کچھ اشتہارات جو وصول کرنے والے کی اجازت کے بغیر بھیجے گئے ہوں، جرم تصور کئے جائیں گے۔ اس مجوزہ بل میں حکومت کو ویب سائٹس بند کرنے کا اختیار بھی دیا گیا ہے لیکن ان کی صحیح تعریف نہیں کی گئی ہے جس سے سیاسی آزادی رائے کو بھی سلب کیا جا سکتا ہے۔ کوئی بھی سائبر کیفے یا ریسٹورنٹ اور پبلک مقامات جو انٹرنیٹ وائی فائی کی سہولت مہیا کرتے ہیں ان کو 90 دن کا ڈیٹا رکھنے کا پابند کیا گیا ہے اور ڈیٹا نہ رکھنے پر سزا تجویز کی گئی ہے۔ ایکشن کمیٹی کا کہنا ہے کہ قانون کے بنیادی اصول جن میں کسی بھی جرم میں بری نیت کو بڑی اہمیت حاصل ہوتی ہے، اس مجوزہ قانون کے مسودے سے خارج کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے اس قانون کو شوقیہ یا مذاق کے طور پر ویب سائٹس ہیک کرنے والوں، مزاحیہ خاکے یا لطیفے شیئر کرنے والوں کو بھی جیل میں ڈالا جا سکے گا۔ اس طرح یہ قانون نوجوانوں کے لئے ایک ظالمانہ قانون ثابت ہوگا۔